کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں۔

مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو اسلام کے نام پر کٹ مر تو سکتی ہے مگر اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی نہیں گزار سکتی

فیس بک پر آج کل جو اغیار نے مہم چلا رکھی ہے اس کی بنیادی وجہ ہماری دین سے دوری ہے،

حضرت علامہ اقبالؒ نے پہلے شکوہ پھر جواب شکوہ لکھ کر اپنی بخشش کا سامان کر لیا۔مگر میں سوچتا ہوں مجھ سمیت ۲۲ کروڑ کی آبادی نے اپنے نبیؐ محمد ﷺ کے کس ارشاد اور حکم پر اپنی زندگی کی بنیاد رکھی ؟ کتنا احترام کیا ؟۔ جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا تو ہمارے ایک پروفیسر (جن کا ظاہری طور پر دین سے اتنا لگاؤ نہیں تھا ) نے ایک جملہ ادا کیا تھا جو آج تک میرے کانوں میں گونجتا ہے۔"مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو اسلام کے نام پر کٹ مر تو سکتی ہے مگر اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی نہیں گزار سکتی"۔

پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ارب سے بھی زیادہ ہے اور دنیاوی وسایل، دولت کے اعتبار سے بھی امیر ترین ہیں۔دنیا کے ۱۵۷ اسلامی ممالک کے سربراہ مملکت کا شمار دنیا کے امیر ترین لوگوں کی فہرست میں ہوتا ہے اور اگر یہ مسلمان ہو جائیں تو کسی دوسرے ممالک کے لوگوں کی جرات نہ اس گستاخانہ حرکت کی۔( مگر اوقات دھیلے کی نہیں ) شاید جارج برنارڈ شا نے کہا تھا "اسلام دنیا کا بہترین نظام حیات ہے اور مسلمان بدترین ماننے والے"۔

آج ۲۰۱۸ کے حالات دیکھتا ہوں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو کیا ہو گیا ہے؟ کہاں گم ہو گی ہے؟ اور میں کس طبقہ فکر کی نمایندگی کر رہا ہوں۔اس طبقہ کی جس نے حضورؐ اقدس محمد ﷺ کی زندگی کو جانے بغیر ان کی شان میں گستاخانہ خاکے بناے اور چھاپے یا اس طبقہ کی جس نے احکام رسول ﷺ کو سمجھتے ہوے بھی پیروی نہ کر سکے اور اپنے رسولؐ محمد ﷺ کی تضحیک کا باعث بنے۔اب میں ماتم کس کا کروں؟۔بس میں شرمندہ ہوں ایک مسلمان غیرت وحمیت سے کیا مراد لیتا ہے؟ کیا غیرت وحمیت اس کو کہتے ہیں کہ توڑ پھوڑ کی جاے، اپنی جائدادوں کو نقصان پہنچایا جاے، اپنے لوگوں کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا جاے۔گالی گلوچ اور بدتمیزی کا طوفان بلند کیا جاے، عزتوں کو تار تار کیا جاے، بدلے کی آگ میں اپنے گھر کو آگ لگا دی جاے، غصے کا مظاہرہ کیا جاے، اپنے ہی رشتوں کو پامال کیا جاے اور جب غصہ ختم ہو تو پچھتاے پھرنا کہ کیا کر دیا؟

میرے نزدیک غیرت وحمیت پچھتانے کا نام نہیں فخر کا مقام ہے۔غیرت وحمیت بدلے کا تقاضا نہیں کرتی بلکہ خود کو بدلنے کا مطالبہ کرتی ہے۔غیرت وحمیت انتقام کا نام نہیں بلکہ اپنی غلطیوں کو درست کرنے کا معیار ہے۔غیرت وحمیت ایسی ڈھال ہے جس کے سامنے دشمن ہتھیار ڈال دے نہ کہ ہتھیار اٹھا لے۔اغیار نے میرے رسولؐ ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے اس کو جرات نا ہوتی ایسا کرنے کی اگر میری زندگی میرے نبیؐ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں کے مطابق ہوتی۔میری تجارت میرے نبیؐ ﷺ کی تجارت کے اصولوں کے تحت ہوتی۔میری معاشرت میرے نبیؐ ﷺ کی معاشرتی زندگی کے طابع ہوتی۔میری اخلاقیات میرے نبیؐ ﷺ کے اخلاقی معیار پر پورا اترتی، زندگی عدل و انصاف کے قانون کے طابع ہوتی، تو اغیار میرے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اگر ہم مسلمان سمجھتے ہیں کہ محمد ﷺ صرف مسلمانوں کے لیے رسول ﷺ بن کر آے ہیں تو ہم نے ان کا مقام گھٹا کر ان کی شان میں گستاخی کی ہے اور اگر سمجھتے ہیں کہ آپؐ پوری انسانیت کے راہبر و راہنما بن کر آے اور ہم نے مسلمان ہوتے ہوے اپنے قول وفعل کے تضاد کو برقرار رکھا ہوا ہے تو ہم نے اپنے رسولؐ ﷺ کی تعلیمات سے انحراف کر کے ان کی شان میں گستاخی کی جس نے دوسروں کو موقع فراہم کیا۔

پہنچانا میرا فرض ہے بلکہ قرض ہے۔اس قرض کو ادا کیے بغیر حقوق العباد پورے نہیں ہو سکتے، جو اللہ تعالی کی رضا کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوگا۔

ہمارے نبیؐ کے پاس ایک یہودی بچہ کام کیا کرتا تھا۔ چند دن غیر حاضر رہا تو آپؐ کو فکر ہوئی، تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ بیمار ہے تو آپؐ اس کی خیریت دریافت کرنے اس کے گھر تشریف لے گیے یہودی کا بچہ قریب مرگ ہے۔آپؐ نے اس کو کہا کہ کلمہ پڑھ لو بچے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو باپ نے کہا بیٹا ابو قاسم کی بات مان لو۔ بچے نے کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد مر گیا۔ باہر آ کر آپ ﷺ بہت خوش ہوے اور فرمایا میرا امتی جہنم کی آگ سے بچ گیا۔ یہ ہے وہ فکر اور رویہ جس کو امت محمدیؐ کو اختیار کرنا چاہیے۔ یاد رہے یہود و نصاری کی دوستی سے مسلمان نے کبھی فیض نہیں پایا۔اور

یہود و نصاری کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خدمت کے لیے پیدا اور وقف کیا ہے ان کی ایجادات سے استفادہ حکمت و دانش سے ممکن بنایا جا سکتا ہے ان سے اندھی دوستی یا ان کی تقلید سے ہر گز نہیں۔ اللہ تعالی قرآن فرماتا ہے کہ یہودہ و نصاری مسلمانوں کے ہرگز دوست نہیں ہو سکتے۔

آیے آج ایک وعدہ کرتے ہیں کہ آج سے ہم ان تمام امور کی فرمابرداری کریں گے جن کو کرنے کا حکم ہمارے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ ماضی میں جو غلطیاں ہو گئی ہیں ان پر شرمندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہیں اور وعدہ کرتے ہیں آیندہ ایسا کوئی عمل نہیں دہرایں گے جو ہمارے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی حوصلہ افزای کا باعث بنے۔اس کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مجھے اغیار سے اپنے رسولؐ کی عزت اور تکریم کرانا ہے تو سب سے پہلے مجھے اپنے آپ کو خود احتسابی کے عمل سے گزارنا ہوگا، خود ان کی عزت کرنا ہوگی، خود ان کے بتاے ہوے راستے پر چلنا ہوگا، خود کو مثالی شخصیت کے روپ مین ڈھالنا ہوگا، مجھے دیکھ کر اغیار کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ ہے امتی، محمدؐ ﷺ کا پیروکار ہے، مجھے پڑھ،سن کر اغیار کہیں کہ یہ ہے محمد ﷺ کا غلام اور عقل و شعور کا پیکر ہے۔ مجھ پر یہ بھی قرض ہے کہ جارج برناڈ شا کو غلط ثابت کروں جس نے چند صدیاں پہلے مسلمان پر الزام لگایا تھا کہ مسلمان بدترین ماننے والے ہیں، مجھے اس پروفیسر کی بات کو بھی غلط ثابت کرنا ہے کہ مسلمان اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی نہیں گزار سکتے۔

حدیث میں آتا ہے کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہں ہو سکتا جب تک اُس کے دل میں حضورﷺ کی محبت اُس کی اپنی جان سے، اسکے ماں باپ، اسکے کاروبار، اسکے بچوں اور دنیا کی محبت سے زیادہ نہ ہو۔اس حدیث کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے قرآن سے یوں کی سورہ النساء آیت ۸۰ ترجمہ: جس نے رسولؐ ﷺ کی اطاعت کی دراصل اس نے اللہ کی اطاعت کی۔اور سورۃ المایدہ کی آیت نمبر ۶۷ جس میں اللہ تعالی نے حضورﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے رسُول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا''۔جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ خود اٹھا رہا ہو اس کو کون ذلیل کر سکتا ہے۔ چاند پر تھونکے والے اس کے انجام سے بچ نہیں سکتے۔

ارشد نعیم چوہدری

بانی صدر تحریک انصاف کویت، ۲۸، ۰۸، ۲۰۱۸